مشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | ہا خاتم و ہر زندہ مشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت مبرز محمدؐ

منشورِ محمدیؐ

چو منشور فلکت زداد رحمان | ز فضل حق جہانے مشہور شد | ہمہ عندیان پیوا دراز د | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بوصفش چنین | عیان سر خاتم ز مستور شد

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۰۷ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس لئے جود و زبانین — بیکار نہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جس نے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبر جد — منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبر — صدقے جاے فصیح تجہ پر
آغاز نے تجہ سے پایا انجام — انجام کو تونے بخشا اعلام
تو سب سے ہے جب سے تو نہین تنہا — رب سے کوئی روبرو نہین تنہا
ای تجہ پہ درود اور مقرر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرہی فیض سے ارز آغاز — منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال — اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اسکے یہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صد یمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی — ظاہر ہے اسکی دلغریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن — راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے رو پر — نازان ہے بہت تری مدد پر
امت ترے ہی ہے امید — رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے — ای مومنوای نبی کے پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت — حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے — اسلام کا دل جو مہین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی — وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
شکر مری معدلت بیانی — لازم ہے تم کو قدردانی
ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار — دل بیچ سکے ہو مفت خریدار
قیمت مین لی ہا ہون لیکن — ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو — فورًا زر نقد پانچ بہیجو
زر پاکے بدل وہ مرد دانا — کرتا رہیگا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر تک اکبار — حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

خط

مخدومی و مکرمی جناب محمد شریف صاحب دامت افاضاتہ

السلام علیکم شہر شعبان المعظم مین جن کافرون نے دین باطل کو چھوڑ کے دین حق قبول کیے ان کے اسمائے مبارک کی فہرست دفتر مسجد جامع بمبئی سے نقل کرکے آپکے خدمت عالی مین روانہ کیا ہون آپ اسکو درج اخبار فرماوین اللہ تعالی آپ کو اجر عظیم عطا کریگا امین

مورخہ ۲۵ شہر رمضان المبارک روز چہار شنبہ

سنہ ۱۳۰۶ ہجری نیازمند محمد اسماعیل میمنوی

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت	پیشہ	تاریخ	روز	تاریخ	سنہ	
۱	محمد قاسم	۲۵	بینیا	چپلون	سکارام	جمعہ	۱۱	شعبان	۱۳۰۶
۲	عبدالکریم	۱۹	مرتد	مدراس	عبدالرحمان	ایضاً	۱۱	"	"
۳	دین محمد	۱۹	گوجر	پنجاب	مغل	ایضاً	۱۱	ایضاً	ایضاً
۴	خدیجہ	۲۰	مہار	باندرہ	بھاگو	ایضاً	۱۱	ایضاً	ایضاً
۵	عائشہ	۲۷	دھیرن	ستارا	سیتا	دوشنبہ	۱۴	ایضاً	ایضاً
۶	محمد حاکم	۲۵	کرستی	بیگلور ضلع بنگلہ	چارلس نرائن	جمعہ	۱۸	ایضاً	ایضاً
۷	کریمہ	۲۰	مرہن	کلیان	دیوی	ایضاً	۱۹	ایضاً	ایضاً
۸	کلثوم	۱۹	مہارن	ستارہ	بیجی	دوشنبہ	۲۱	ایضاً	ایضاً

سلہ یہ شخص مسلمان تھا مدراس مین مرتد ہوا یہان مسلمان ہوا اسکا نام سابق مین عبدالرحمان تھا۔ ۱۲

بقیہ اختلاف ترجمون کا در ترجمہ بکشمیری

(جسمین متی باب ۳ - ۷ اور جو واجبی ہے سو پاوینگے باب ایضاً ۳ - ۲۳ کیونکہ بہت بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین) ایضاً - ۲۲ (دانستہ) اور وہ بپسمہ جو مین پاتا ہون

پاوینگے) باب ۱۲ - ۳ اس آیت مین لفظ (بتلایا) کے عوض مین کشمیری مین لفظ بیونہ یعنے بیتہا درج ہے ناظرین منصف مزاجون کو غور فرمانا چاہیے کہ بتلانے اور بیتنے مین کتنا فرق ہے معلوم نہین کہ سب ترجمون مین ایسے ایسے اختلافون سے کیا طوفان ہوگا۔

باب ۲۵ - ۱۳ (ابن آدم آویگا) باب ۲۶ - ۳۸ یہ آیت اردو مین یون ہے میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میرے موت کے سے حالت ہے اب کشمیری مین

ترجمہ یہ ہے میون جان چھہ مرنس تام نہایت غمگین - یعنے میری جان مرنے تک نہایت غمگین ہے باب ۲۷ - ۲۵ (تاکہ جو بچی سے کہا تھا پورا ہو کہ اونہون نے میری لباس آپس مین بانٹ لیے اور میری لباس پر چٹھی ڈالی) اگرچہ یہ پیشین گوئی ہی غلط ہے مگر مترجمون کی کارروائی دیکھنے چاہیے کہ کس طرح جب من مین آئے تو کوئی جملہ بڑھا دیتے ہین تو کبھی آپ ہی نکال لیتے ہین - باب ایضاً - ۴۹ (کہ نہین) باب ۲۸ - ۹ (جب وہ اسکے شاگردون کو خبر دینے جاتی تھین) اب انجیل مرقس کو دیکھین باب ۱ - ۲ اس آیت مین (نبیون سے کتابون مین) سے جگہ کشمیری مین صاف (یسعیاہ کی کتاب مین) درج ہے - باب ۳ - ۱۵ (و سے سب بیمارون کو چنگا کرنے) باب ۴ - ۲۴ (انہین جو سنتے ہو) باب ۶ - ۱۱ (مین تمسے سچ کہتا ہون کہ عدالت کے دن صدوم اور عمورہ کے لئے اوس شہر کی نسبت برداشت کرنی سہج ہوگی) ایضاً - ۲۰ (فیلپوس)

ب ۲۰ - ۲ (تو عیب لگایا) ایضاً ۸ (جیسے پیالون اور لوٹون کا دھونا) اور (جیسے بہتیرے کام ہین جو تم کرتے ہو) ایضاً - ۱۹ (اس فقرے کا ترجمہ اردو مین یہ ہے "یون سب کہانے کی نجاست چھٹ جاتی ہے") مگر کشمیری ترجمہ یون ہے - یہ دنت کرن ہماری غذا پاک یعنے یہ کہنے سب غذا پاک کئے - باب ۸ - ۲۶ (اور بستی مین کسی سے نہ کہہ) باب ۹ - ۲۹ (اور روزہ) ایضاً - ۳۸ (اور وہ ہمارا پیرو نہین) ایضاً - ۴۹ (ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کیجاویگی) باب ۱۰ - ۳۱ (اور اور آطلیب انہا سے) باب ۱۲ - ۳۰ (اول حکم یہی ہے) باب ۱۳ - ۸ (اور فساد ہونگے) باب ۱۴ - ۳۴ اس آیت کا ترجمہ ویسا ہے جیسا متی ۲۶ - ۳۸ ایضاً (اور تیرے بولے ویسی ہی ہے) باب ۱۵ - ۲۰ اس آیت مین لفظ سچ کی جگہ کشمیری مین لفظ پاتہ یعنے آپ ہے ایضاً - ۳۰ (پھر اوسنے کچھ جواب نہ دیا) ایضاً ۲۴ اس آیت مین لفظ شبہ کی جگہ کشمیری مین لفظ نجوب ہے، اور لفظ جلد کشمیری مین نہین اور لفظ کتنا کی جگہہ کشمیری مین لفظ سہہ یعنے بہت ہے باب ۱۶ - ۱۹ اس آیت مین لفظ انہایا گیا سے عوض کشمیری مین لفظ کہوت ہے یعنے چرہ گیا - ناظرین کی خدمت مین واضح ہو کہ انہایا جانے اور چرہ جانے مین کیسا فرق ہے انہایا جانے مین عبودیت اور بے اختیاری کی حالت ظاہر ہے اور چرہ جانے مین ایک گونہ اختیار ظاہر ہے اب انجیل لوقا کو دیکھئے باب ۱۸ -

(یوحنا، باب ۴ - ۴۲ (بلکہ خدا کی ہر ایک بات سے) ایضاً - (ای شیطان میرے سامنے سے جا کیونکہ) ایضاً - ۱۹ (بیزیون سے) باب ۵ - ۳۰ (و) ایضاً حیران تھے ایضاً ۹ - ۳۴ (اسے دم) باب ۶ - ۱۱ (و دسرے بزرے) باب ۷ - ۱۱ اس آیت مین و دسرے دن سے عوض کشمیری مین تیوہ پتہ لکہا ہے یعنے بعد ازان ایضاً ۳۸ و ۴۲ (شوق سے) باب ۹ - ۵۰ اس آیت مین ہمارے طرف کے عوض کشمیری مین تہندہ طرف ہے یعنے تمہارے طرف باب ۱۱ - ۴۴ (ای ریاکار فقیہو تو فریسیو) ایضاً ۵۳ اردو مین اس آیت کا پہلا فقرہ یون ہے "وہ یہ باتین اون سے کہہ رہا تہا" کشمیری مین یہ ہے یلہ سہ تتہ ورا و یعنے جب وہ وہان سے نکلا باب ۱۴ - ۱۲ (شام کو) باب ۱۶ - ۴ (لوک) باب ۱۷ - ۱ (چیزین) ایضاً ۹ (مین جانتا ہون نہین) باب ۲۰ - ۲۳ (مجہ کو کیون آزماتے ہو) باب ۲۱ ۳۳ اس آیت کا فقرہ یہ ہے "یہ پشت ہرگز نہ گذریگی" کشمیری مین تم لک گچھین نہ یعنے وے لوگ نہ جاوینگے باب ۲۲ - ۶۸ (نہ چھوڑوگی) باب ۲۳ - ۳۸ (یونانی رومی بلرانی) باب ۲۴ - ۷ (قبر پر) اب آگے انجیل یوحنا کو ملاحظہ فرمائیے باب ۶ - ۳۸ (چلون) باب ۸ - ۱۳ (فریسیون نے اس سے کہا) باب ۱۰ - ۲۶ (جیسا مین نے تمہین کہا) باب ۱۲ - ۴۰ (جو عبد مین آئی تہی) ایضاً ۴۳ یہ آیت اردو مین یہ ہے "کیونکہ وے اس بزرگی کو جو خدا سے طرف سے ہوتی ہے زیادہ عزیز جانتے تہے" کشمیری

مین یون ہے تکیارہ انسانن ہند عزت خدایہ سند
عزتہ حتہ چر ٹوہہ زانان یعنے وے انسانون
کی عزت خدا سے عزت سے زیادہ عزیز جانتے تھے۔
باب ۱۳ - ۳۲ (اگر خدا نے اوس سے جلال پایا) باب
۱۶ - ۱۶ (کیونکہ مین باپ پاس جاتا ہون) یہان تک
اناجیل اربعہ کا حال ہے جو کہ بنظر سرسری دیکھا گیا
اسکے سوا اور بہی غلطیان ہین جیسے اختلاف محال از منہ
مثلاً چند جملون مین اردو مین فعل زمان وحال
ہے کشمیری مین اوس کے جگہ زمان ماضی ہے یا اگر
وہان ماضی ہے یہان حال لکہا ہے اور کسی جگہ کشمیری
مین ایسا کوئی لفظ لکہا ہے جو کہ قطعاً کشمیری زبان
سے محاورہ مین نہین چنانچہ انجیل متی کے باب ۲۴
آیت ۳۴ مین یون ہے "اس زمانہ کے لوگ گذر
نہ جائینگے" کشمیری ترجمہ اس فقرہ کا یہ ہے "تتان گچہہ
نہ یمہ زمانک گروہ یعنے تب تک اس زمانہ کا گروہ
نہ گذرت لفظ گروہ جو ہے فارسی مین جماعت کو
کہتے ہین مگر کشمیری مین کیا خواص کیا عوام اس لفظ
کو استعمال ہی نہین کرتے ہین اگرچہ کشمیری زبان
مین اکثر الفاظ فارسی وعربی موجود ہین لیکن اس
لفظ کا بولنا کشمیری مین بالکل محاورہ نہین اگر کوئی
شخص کشمیری اگرچہ کیسے ہی ذیعلم ہو بغیر دیکہنے سے
دوسرا ترجمہ اس فقرے کو پڑہیگا وہ تو ضرور سمجہیگا
کہ گروہ کسی شی کا نام ہے مین خیال کرتا ہون کہ
یہ لفظ بیان عمدا و قصدا مترجم صاحب نے لکہا ہے
تا ہو کہ اس پیشین گوئی کی قلعی کہل جاوے اس فقرے

کا ترجمہ یون چاہیے تہا "تتان گچہن نہ یمہ زمانک لک"
اب عیسائی صاحبون کو بلا تعصب غور فرمانا چاہیے
کہ ایسے تراجمون سے اناجیل کو کیا خلط ملط ہوا ہے
مترجمون سے خواہ عمدا خواہ سہوا غلطیان ہوی
ہین یہ تو اس زمانہ کے ترجمہ کا حال ہے جس زمانے
کو عیسائی لوگ روشنی کا زمانہ کہتے ہین پس پرانے
زمانے کے ترجمہ کا کچہ ٹہکانا نہین بعضے عیسائی صاحب
بیان کرتے ہین کہ چونکہ یہ پادری صاحب جنہون نے
کشمیری ترجمہ کیا ہے چند مختلف زبانون مین واقف
ہین ممکن ہے کہ اونہون نے اور مختلف زبان کے
اناجیلون کو اور پرانی ترجمون کو دیکہہ کے ترجمہ
کیا ہوگا ہرگز کوئی لفظ پرانے کے برخلاف نہین
لکہا ہوگا مین کہتا ہون کہ پہلے سب تراجم غلط
ہین بالفرض اگر پادری صاحب نے کسی پرانے
نسخہ کے مطابق ترجمہ کیا ہوگا پہر یہ اردو انجیل
جس سے مینے مقابلہ کیا اور بعضے تراجم غلط ہین جبکہ
کشمیری ہی ترجمہ بکمال تحقیق اور کوشش سے کیا
گیا اور درست بہی ہے تو یہ اردو انجیل وغیرہ
غلط ٹہرے تو ہمارا اعتراض باقی رہا یا اگر پادری
صاحب نے ان مختلف زبان کے نسخون کو دیکہہ کے
ترجمہ مین اپنی راے بہی داخل کئے یعنے کچہ تو اور
نسخہ سے لیا کچہ اس نسخہ سے یہ بہی باطل ہے
کیونکہ ان کو کیا مجاز تہا کہ اپنی راے پر ترجمہ کرتا
اور کیونکر ان کو معلوم ہوا کہ یہ لفظ اس نسخہ کا
درست ہے اور وہ لفظ غلط ہے سنا ید جو لفظ انہون نے

غلط سمجھ سے چھوڑ دیا وہی صحیح ہوگا۔
کوئی عیسائی یہ کہتا ہے کہ شاید طبع کرنے سے وقت غلطیان واقع ہوے ہین۔ یہ عذر بھی قابل سماعت نہین کیونکہ جب روح القدس ساتھ ہوتا ہے غلطی کیون کرے تم ہی لوگ بولتے ہو کہ ترجمہ مین روح القدس مدد کرتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ چھاپنے کے وقت ساتھ ہی ہو۔ دوم پادری صاحب آپ کشمیری زبان مین خوب واقف ہین اونہون نے کیون غلط انجیلین شایع کرائین یہ الزام چھاپ پر نہین لگتا ہے کیونکہ مین نے سنا کہ پادری صاحب کا کشمیری منشی چھاپنے کے وقت پریس مین حاضر رہتا تہا۔ کوئی کرسچن صاحب کہتا ہے کہ ایسے لفظون کا کچھ پرواہ نہین اصل مطلب نہین بگڑنا چاہیے۔ واہ جی واہ خوب یہ لوگ ہمکو دھوکہ دیتے ہین یہ نہین سمجھتے ہین کہ کلام آلہی مین ایک نقطہ محرف نہ ہونا چاہیے۔ یہ لوگ ابتلک اوصاف کلام آلہی نہین جانتے ہین ایسے ہی خیال سے ترجمون مین اتنا اختلاف ہے کہ ایک دفعہ عیسایون نے کئی نسخے مقابلے کرکے دیرہ لاکہ بقول دیگرے دس لاکہ غلطیان نکالے ہین جو سچہ عیسائی اس ترجمہ مین پیش انشاء اللہ اوسے ان کو اعتراض کیا جاویگا کبھی نہین یہ لوگ ہمارے ہاتھ سے نکلین گے کیا کوئی کہے کہ یہ تراجم صحیح ہین اور روح القدس کے مدد سے ہوتے ہین ہرگز نہین۔
کیا اب بھی اس ترجمہ پر اعتبار ہے ہرگز نہین ناحق انہون نے روح القدس کا نام بدنام کیا حقیقت یہ ہے کہ جو عظمت جلال اور فصاحت صوری و معنوی وغیرہ اوصاف کلام آلہی کو اپنے اصلی زبان مین ظاہر ہوتا ہے وہ تو ترجمہ مین ہرگز نہین نکلتا ہے چونکہ یہ لوگ کلام آلہی سے بے نظیری سے منکر ہین اس سبب سے انہون نے اصل توریت مقدس اور انجیل شریف کو جو کہ خداوند تعالی سے نازل ہوئی تہی بگاڑ دیا تو اب یہ تواریخ کا حکم نہین رکہتی ہے بہرحال اہل اسلام کا دعوی ثابت ہوا کہ یہ بائبل محرف و مبدل ہے اور تراجم قابل اعتبار نہین ہین فہو المدعا۔
باقی آیندہ راقم ایک ناظر اناجیل از کشمیر۔

بقیہ خلاصہ گفتگو پنڈت بلدیو پرشاد آریہ و حکیم محمد اسحاق سہارنپوری

ہان پنڈت جی صاحب ذرہ اوس اب و ہوا کی اسلوبی اور غیر اسلوبی کو ملاحظہ فرمائیے۔ جب یہ امر مسلم ہوگیا کہ آب و ہوا کی عمدگی پر ہر ایک شی کی عمدگی منحصر ہے تو ذرا مہربانی فرماکر مسلمانون کی قبرستان اور ہندون کے مرگہٹ سے آب و ہوا کی سیر کیجئے جہان کہین مسلمانون کا مدفن ہے مزہ آرہا ہے برابر سبز ہر باول لہلہا رہا ہے اس لالہ زار سے آگے کشمیر مین زعفران کا کہیت زرد ہے اور گرمی بہار کی وجہ سے خزان ناک کا دم سرد ہے پہولون کی مہک سے خوشبو نے مشام جان کو معطر کر رکہا ہے ہر ایک جڑی بوٹی درخت پودہ اپنا اپنا الگ رنگ جما رہا ہے اندہیری رات مین سورج مکہی اور چاندنی کا پہول دن کا سماں دکہا رہا ہے طرح طرح سے جانور پہولون

بہرے شاخ پر چہچہا رہے ہین۔
مرگھٹ مین جائے تو ایک جنگل سنسان مہدان
صفا چٹان پڑا ہے یہان سے وہان تک راکھہ کی ڈہیر
اور جلی ہوئی لکڑیون کی اتھم سوار رویدکا نام و
نشان بہی نہین اور بدبو سے وجہ سے دماغ پہٹا
جاتا ہے کلیجہ مونہ کو آتا ہے چہچہاتے جانور دن کی
جگہ بہوت پریت ڈرانی صورتین اور بہولناک مورتین
سے جنکا منہ بہاڑ اور قد ہے تاڑ۔ ہاتہ شہتیر اور سر ہے
پہاڑ۔ لمبی لمبی دانت نکالے گلے مین کہوپڑیون کا مالا
ڈالے ایک ہاتہی اس بغل مین ایک دس بغل مین
دبائے لال لال دیدے پہاڑے (جیسے چتا مین آگ)
قطار باندہے ہوے سب کے سب کہڑے ہنس رہے
ہین اور پیچہے غل ہوتا چلا آتا ہے لیجیو لیجیو مارو مارو
جانے نہ پائے الو اور گیدڑ اور کتے شور مچا رہے ہین
وغیرہ وغیرہ اب فرمائے کہ آپ ہوا کی اسلوبی یہ ہے
یا وہ۔ جب پنڈت موصوف کی چورن مرچن سے
پوزیا تمام ہو گئی عرق ندامت سے شمع کے طرح پانی
پانی ہو گئے۔ مگر حضرت بے باک کی جوش کا شعلہ ویسا
ہنین ہوتا تہا برابر یہی آواز خدا ساز چلی آتی تہی
ع واعظا یہان لگ رہا ہے چل چلاؤ۔ جب تلک بس
چل سکے چلتے رہے۔ اتنے مین پنڈت جی کو کہانا جیسے نے
کے واسطے بلایا گیا جان بچانیکو خاصہ بہانہ ہاتہ آگیا
جی جی مین یون کہتے ہوے رخصت ہوے۔ ع خوب
چہٹی ملی سینے چہوٹے۔ اور اسپر یاردن نے وہ وہ
بہتیان کہین کہ پنڈت جی کا من جانتا ہوگا۔ فقط۔

راقم بیباک از سہارنپور

بقیہ پاوریون کی ابلہ فریبی اور ٹیڑہی چال

ہان یہان پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید
آپ کی موت پر ناطق ہے کما قال اللہ تعالیٰ انک میت
وانہم میتون۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ آپ نے تلخی موت
چکہی اور وفات پاگئے بعد وفات خدا نے ان کو
زندہ کیا جیسا کہ حدیث مین وارد ہے کہ خدا مجہ کو قبر
مین چالیس روز سے زیادہ نہ چہوڑیگا اور نیز حدیث
مین آیا ہے کہ خدا نے اجساد انبیا کو زمین پر حرام کیا
ہے پس آنحضرت بحیات جسمانی دنیوی اسی جسم سے
سات زندہ ہین۔ اب آپ اپنی مسیح مصلوبی
کی خبر لو اور انکی حیات ثابت کرو کیونکہ خاص
انجیل اور خود مسیح اپنی زندہ نہ رہنے کی گواہی
دیتے ہین البتہ موت مسیح سے موافق تسلیم مسیحیان
کما حقہ اثبات کو پہونچتی ہے دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹
آیت سے کہ در باب سوال سائلین سے مسیح نے معجزہ
نمائی سے انکار کرکے ایسا جواب دیا تہا کہ سوائے
یونس نبی کے نشان سے ان کو کوئی نشان دکہایا
نہ جائیگا یعنے جس طرح یونس علیہ السلام تین روز
مچہلی کے پیٹ مین رہے اور زندہ نکلے اسی طرح
مین تین روز زمین کے اندر رہونگا اور زندہ
نکلونگا سو یہ نشان مسیح نے دفع الوقتی کے روسے
بتایا تو سہی لیکن سائلین مین سے کسیکو دکہایا
نہ گیا حالانکہ وہ اس نشان دیکہنے کے منتظر تہے پس
اگر مسیح زندہ ہو جاتے تو ضرور اپنی مخالفین کو جب وعید

سی آپ کو زندہ دکھلا دیتے مگر ایسا کبھی نہین ہوا کہ مسیح اپنی
کسی مخالف کو نظر آیے اور اتمام حجت اور اپنے وعدہ
کو پورا کرے صرف ایک عورت مگدلینی کے کہنے سے جسپر
کوئی جن سوار تھا حواریون نے طوعاً و کرہاً تسلیم کر لیا
لیکن پورا یقین کسیکو نہ ہوا کیونکہ اول تو اس عورت
پر جن دوسری عورت اپنی سایہ سے ڈر جاتی ہے
پس اس عورت کی گواہی کیطرح قابل تسلیم نہین ہے کیونکہ
حواریون کو بھی اسمین شک رہا اگرچہ بعد مین تفاخر حواریون
نے بھی دعوی حیات مسیح کیا لیکن کوئی ثبوت مسیح کے زندہ
ہونے کا انجیل سے نہین معلوم ہوتا اور جو وعدہ اونہون
نے کیا تھا پورا نہ کیا۔ قولہ پھر کسی کو کیا غرض ہے کہ
کسی مہدی کاذب یا مہدی صادق کا دلمین خیال کرین
یا فخر کرے جسکا پتہ کسی کتاب نبوت مین نہین ہے۔
اقول یہ تو سچ ہے کہ مہدی کاذب کا خیال اور اسپر فخر
کرنا اچھا نہین لیکن آپ نے یہ کیا تعصب کا جال پھیلایا
کہ مہدی صادق کو بھی کاذب خیال کرین۔ فاعتبروا
یا اولی الابصار۔ اور جب تم ہی صادق کہتے ہو تو بھلا
ہم صادق کو کیونکر کاذب سمجھین۔ یہ آپ کی صریح جہالت
ہے کہ صادق تسلیم کرکے پھر کاذب کہتے ہو۔ اب حضرت
سلامت تم بتاؤ کہ مسیح کا کنواری سے پیدا ہونا اور ناصری
کہلانا اور یسوع کا دوسری اور روح القدس کا تیسری
نمبر پر خدا ہونا اور انکی مصلوبیت تمام بنی آدم کے گناہونکا
کفارہ ہونا اور انکا خدا کا حقیقی بیٹا ہونا کونسی کتاب
نبوت مین ہے جب آپ بتائینگے تب ہم بھی آپ کو خوب ہی
سمجھائینگے اور مہدی صادق کی خبر تو کتب عہد عتیق مین

صریح ہے۔ قولہ ایک مخالف فرقہ کی روایت کا اوند
فرقون کو کیونکر اعتبار آتا ہے۔ اقول دیکھو ہول نہ
جانا مہربانی کرکے نئی کرسچنون سے جو ہندو یا مسلمان سے
عیسائی ہوے ہین دریافت کرنا کہ کیون صاحب تم نے ہمارے
فرقہ مخالف کا کیون اعتبار کیا۔ قولہ اور پھر اوس
کہاوت کا جو منازعہ فیہ اصول کی متعلق ہے۔ اقول
منازعہ فیہ اصول کی کیا متعلق ہے سنی و شیعہ دونون
امام آخر الزمان کی منتظر ہین صرف فرق اتنا ہی ہے کہ
شیعہ ان کو زندہ و قایم سمجھ کر غائب بتاتے ہین اور
سنی قرب قیامت مین ان کا پیدا ہونا لکھتے ہین بلکہ سنی
روایات سنیون کی ہی مطابق بروایات شیعہ کی ہین
پس دونون فریق مہدی موعود کی آمد کی منتظر اور
متفق ہین پھر کس لئے منازعہ فیہ اصول کہتے ہو۔ منازعہ فیہ
اصول یہ ہے کہ آپ تثلیث و کفارہ و تصلیب کے قائل
ہین اور فرقہ یونی تیرین موحد اور بعض فریق مسیحی
تصلیب و تثلیث و کفارہ کی منکر ہین پس آپ کس واسطہ
ایسے منازعہ فیہ اصول کو لئے پھرتے ہو اب تو یہ آپ کا
اصل لاصول حسب تصریح آپکے قابل عمل درآمد نہ رہا پس
اسکو چھوڑ دیجئے۔ قولہ واجب ہے کہ برادران اہل
اسلام ایسے مہدی کا خیال ترک کرین۔ اقول شر و فتنہ
انہتے ہین ہر بات بات مین۔ ابلیس سے وصف ہین مفسد سے
ذات مین۔ سبحان اللہ مہدی کاذب کی تردید مین کیا کیا
اکھاڑ پچھاڑ کرتے ہین کہ آپ کاذب و صادق دونون
کو ایکسان ٹھہرا کر کس دلیری سے اس مہدی موعود کا جو
قرب قیامت مین ظہور فرماوینگے اہل اسلام سے خیال ترک

کرتے ہین بھلا صاحب آپ کون ہین جو اہل اسلام کو مہدی صادق کا منکر تسلیم کراتے ہین قولہ تا ایسا نہ ہووے یہ خیال ہمارے مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کو رعایا کی طرف سے دیدہی مین وے۔ اقول بوے گل بہی تو نہ لاے یک نفس۔ چل ہوا ہوای صباد یکہا تجھے۔ ہمارے علماے اسلام و مسلمانان عوام ہند مین جسقدر ہین اس مہدی کی جو سودان مین ہے تصدیق نہین کرتے بلکہ اوس مہدی موعود صادق و راستباز کی منتظر ہین کہ جو آخر زمانہ مین ظہور فرمائین گے اور جن کا ذکر ہماری کتب معتبرہ مین درج ہے پس اوس مہدی صادق کی انتظاری مین گورنمنٹ دام اقبالہ کو کیا اندیشہ ہے افسوس ہے کہ آپ مہدی صادق کو بہی جو آیندہ ظہور کریگے اہل اسلام کے دل سے بہلانا چاہتے ہین اور اس پیرایہ مین آپ گفتگو کرتے ہین کہ گورنمنٹ کو مسلمانون کی طرف سے ناحق کدورت ہو جائے ورنہ مہدی صادق کو بہی اس ذکر مین شامل کرنا کیا معنے رکہتا تہا مگر ہماری گورنمنٹ عادل و رحیم کچہ ایسی نادان نہین ہے کہ اہل غرض کی ایسے کلام سے جسمین ذرا بہی کجی دیانت اور امانت نہین ہے اپنی دل کو خواہ مخواہ تشویش مین ڈالے۔ ہم نہایت عاجزی سے اپنے شفیق و فلیق عادل و مہربان رعایا پرور گورنمنٹ کے حضور مین عرض کرتے ہین کہ بنظر غور مضمون صاحب نور افشان کو ملاحظہ فرماکر خیال فرماوین کہ یہ مضمون نور افشان مذکور کا کس غرض پر مبنی ہے۔

قولہ جیسا انگلنڈ و امریکہ سے بعض ناحق شخصون نے اپنے پیش بینی سے ایسا گمان ظاہر کیا ہے۔

اقول انگلنڈ و امریکہ سے نامی گرامی صاحبون نے کیا اوس راستباز مہدی موعود کی نسبت بہی جن کا بیان بطور پیشین گوئی کے کتب اسلام مین اور نیز عہد عتیق مین درج ہے ایسا گمان مثل آپ کے ظاہر کیا ہے ہرگز نہین۔

ان کا خیال اگر ہو تو مہدی سودان کی نسبت ہو مگر نسبت اہل اسلام ہند کے ان کا یہہ خیال کہ شاید مہدی سودان کی رفاقت کا دم بہرین سراسر غلط اور خیال یا خواب ہے کیونکہ اہل اسلام کی دلون مین اوس امن و آسایش و آزادی نے جو بدولت سرکار انگلشیہ سے اون کو ملی ہے ایسا گہر کر رکہا رہے کہ ہزار جان سے سرکار پر نثار ہونا چاہتے ہین۔ پس کیونکر کسی کو تہ اندیش نا عاقبت بین سے شبہ ڈالنے سے سرکار کی دل مین شبہ پڑے گا۔ فقط۔

راقم

ایک نانگل کا سید

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۸۹۴ء۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔